٩٠٤٨
٩٠٤٨
٢٩/٥/٣٥

Gmail by Google

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

استفتاء برائے اخوت قرضہ پالیسی

Hammad Khursheed <hammad.khursheed@burque.com.pk>
To: Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

22 March 2014 11:25

Bismillah,

As Salam o Alaikum,

Dear Rustam Bhai

Kindly find the attached file & give it to **Molana Talha Hashim SB**.

Jazakallah

Wassalam

HAMMAD KHURSHEED

اخوت قرضہ پالیسی .pdf
473K

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان دین اس مسئلہ کے بارے میں

ہمارے ہاں ایک ادارہ "اخوت" کے نام سے بلا سود کاروبار کے لیے چھوٹے قرضہ دیتا ہے، قرضہ دینے کے ساتھ ان کا ایک فنڈ بھی ہے جسکا نام "باہمی تعاون فنڈ" ہے۔ جب کوئی قرضہ لیتا ہے تو اس کو بتایا جاتا ہے کہ اگر آپ اس فنڈ میں رقم دوگے تو اگر آپ قرضہ کی ادائیگی سے قبل انتقال کر جاتے ہیں تو آپ کا بقیہ قرضہ اس فنڈ سے ادا کیا جائے گا اور آپ کے گور و کفن کا انتظام بھی کیا جائے گا اور تین ماہ تک آپ کے انتقال کے بعد گھر والوں کیلئے راشن بھی ڈالا جائے گا۔ فنڈ کی ترتیب یہ ہوتی ہے کہ ہر ایک ہزار پر دس روپے آپ کو فنڈ میں دینے ہوتے ہیں مثلاً اگر کسی نے دس ہزار قرض لیا ہے تو اس کو فنڈ میں ایک سو روپے جمع کرانے ہوں گے اور ساتھ ہی یہ اختیار بھی دیا جاتا ہے کہ اگر آپ اس فنڈ میں رقم جمع نہ کروانا چاہیں تو نہ کروائیں اس صورت میں آپ کو ایک اسٹامپ پیپر پر یہ تحریر دینا ہوگی اگر میں قرضہ کی ادائیگی سے قبل انتقال کر گیا تو میرے ورثاء اس قرضہ کی ادائیگی کریں گے۔

سوال یہ ہے کہ:

1. جس صورت میں "باہمی تعاون فنڈ" میں رقم جمع کروائی جائے تو اس صورت میں قرضہ لینے کا کیا حکم ہے؟
2. جس صورت میں اسٹامپ پیپر پر تحریر دی جائے تو اس صورت میں قرضہ لینے کا کیا حکم ہے؟

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۰/۱۶۳۰

والسلام

محمد زبیر ایبٹ آبادی

0313--9192094

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

1۔۔صورتِ مسئولہ میں اگر قرض پر کوئی اضافی رقم نہیں لیجاتی اور نہ ہی مذکورہ فنڈ میں رقم جمع کروانا ضروری ہے "اخوت" نامی ادارہ سے قرض لینا درست ہے، نیز باہمی تعاون فنڈ میں رقم دینا اگرچہ جائز ہے مگر قرض کی بنا پر رقم دینے یا قرض دینے کی بنیاد پر سہولیات کے استحقاق میں غرر اور قمار کا قوی اندیشہ ہے، لہذا اس شق کو ختم کردینا ضروری ہے نیز یہ بات بھی واضح رہے کہ اس فنڈ میں جمع کروائی جانی والی رقم اصل مالک کی ملکیت میں رہی گی، چنانچہ وہ رقم اگر نصاب کو پہنچتی ہو یا اصل مالک کی کسی دوسری رقم کے ساتھ مل کر نصاب تک پہنچتی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ نیز رقم دینے والے کا اگر انتقال ہوگیا تو مذکورہ رقم اصل مالک کا ترکہ ہوگی اس رقم سے کفن دفن کے اخراجات اور اسکا قرضہ ادا کیا جائے گا اسکے بعد شرعی ورثاء میں تقسیم کرنا ضروری ہوگا۔ البتہ باہمی تعاون کی غرض سے وقف فنڈ کی صورت اختیار کی جائے تو اسمیں رہنے والے کی ملکیت ختم ہوجاتی ہے۔

اس وقف فنڈ کا طریقہ یہ ہے کہ شروع میں کوئی ایک فرد یا ایک سے زائد افراد مل کر کچھ رقم مثلاً ہزار روپے یہ نیت کرکے جمع کریں کہ "یہ رقم ہم نے ادارہ کے افراد کی ضروریات مثلاً حادثات وغیرہ کے لئے باقاعدہ وقف کردی ہے" اور پھر دوسرے حضرات اپنی رقم وقف فنڈ کی ملکیت کے طور پر جمع کرواتے رہیں۔ اس طرح چندہ کی رقم وقف شدہ رقم کی ملکیت اور تابع ہوجائے گی اور چندہ دینے والوں کی ملکیت نہیں رہے گی، بلکہ ان کی ملکیت سے خارج ہوجائیگی، چنانچہ اس رقم میں میراث جاری نہیں ہوگی البتہ اس صورت میں شروع میں اصل وقف کردہ رقم مثلاً ہزار روپے کی مالیت کو ہمیشہ محفوظ رکھنا ضروری ہوگا، اور اس مقصد کیلئے شروع میں وقف فنڈ کی انتظامیہ کمیٹی ایک ضابطہ بنالے، (جس میں شرائطِ وقف کا لحاظ رکھا جائے) اور ممبران سے چندہ وصول کرنے کیلئے قواعد مقرر کرلے، وہ ان قواعد کے مطابق چندہ دیں گے، اور وقف فنڈ سے ان کے ساتھ تعاون کیا جائیگا۔

اس میں درج ذیل باتوں کا لحاظ رکھا جائے ۔

(۱) چندہ دہندگان کا چندہ کسی شرط کے ساتھ مشروط نہ ہو (۲) وقف فنڈ سے ممبران کے ساتھ تعاون مستقل عطیہ کی حیثیت سے ہو (۳) چندہ شرکاء کی ملکیت سے خارج ہو (۴) وقف فنڈ اس چندہ کا مالک ہو (۵) فنڈ سے استفادہ کرنے کی شرائط طے کی جائیں (۶) اور یہ بھی طے کیا جائے کہ اس وقف فنڈ کا آخری مصرف غریب فقراء مستحقینِ زکوٰۃ ہونگے۔

(ماخوذ من التبویب۔۱۱۲۸۔۱۱، وتکافل کی شرعی حیثیت)

اس کے بعد جو شخص وقف فنڈ کا ممبر بنے گا اسے طے شدہ قواعد کے مطابق وقف فنڈ سے فوائد حاصل ہونگے، اور جو اس کا ممبر نہیں ہوگا اس کو یہ فوائد حاصل کرنے کا استحقاق نہیں ہوگا، البتہ وقف فنڈ کی انتظامیہ اپنے اصول وضوابط

میں اگر کوئی ایسی شق رکھ لیں کہ وہ غیر معمولی حالات میں غیر ممبرافراد کیلئے اس فنڈ سے بھی تعاون کر سکتی ہے، تو اس کی بھی گنجائش ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 166)

وفي الخلاصة القرض بالشرط حرام والشرط لغو بأن يقرض على أن يكتب به إلى بلد كذا ليوفي دينه

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (8/ 554)

ومعنى شرط الجعل من الجانبين أن يقول إن سبق فرسك فلك علي كذا، وإن سبق فرسي فلي عليك كذا وهو قمار فلا يجوز؛ لأن القمار من القمر الذي يزاد تارة وينقص أخرى وسمي القمار قمارا

عمدة القاري شرح صحيح البخاري (11/ 264)

وقال صاحب (المشارق) : بيع الغرر بيع المخاطرة، وهو الجهل بالثمن أو المثمن أو سلامته أو أجله.

وقال أبو عمر: بيع يجمع وجوها كثيرة. منها: المجهول كله في الثمن أو المثمن إذا لم يوقف على حقيقة جملته. ومنها: بيع الآبق والجمل الشارد والحيتان في الآجام والطائر غير الداجن، قال: والقمار كله من بيع الغرر

2۔۔اسٹامپ پیپر پر مذکورہ تحریر دے کر قرض لینا جائز ہے جب کہ اس میں سود اور قمار نہ ہو، اور قرض دار کے انتقال کے بعد اسکے ورثاء پر لازم ہو گا کہ سب سے پہلے کفن دفن کے اخراجات نکالنے کے بعد بقیہ مال میں سے واجب الاداء قرضہ ادا کریں۔

السراجى فى الميراث:

تتعلق بتركة الميتحقوق اربعة مرتبة أولا يبدأ بتكفينه وتجهيزه

الفتاوى الهندية (6/ 447)

ثم بالدين وأنه لا يخلو إما أن يكون الكل ديون الصحة أو ديون المرض، أو كان البعض دين الصحة والبعض دين المرض، فإن كان الكل ديون الصحة أو ديون المرض فالكل سواء لا يقدم البعض على البعض، وإن كان البعض دين الصحة والبعض دين المرض يقدم دين الصحة إذا كان دين المرض ثبت بإقرار المريض، وأما ما ثبت بالبينة أو بالمعاينة فهو ودين الصحة سواء---------------**والله خير الورثين**

عزیز اشرف عثمانی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴ /رجب/ ۱۴۳۵

۴ /مئی/ ۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ